بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاد

Jihad

muhammadanism.org
August 1, 2006
Urdu

بہرصورت قرآن شریف میں حضرت محمد کے پیروکاروں کو ہدایت فرمائی ہے کہ اُس کے دین کیلئے دنیا کو مغلوب کریں۔ اوراس میں یہ بات مشتمل ہے کہ اگر ضرورت پڑے توفتح کیلئے لشکر کا بھی استعمال کریں۔شدت پسند اس مذہبی فرمان کی تابعداری کرتے ہوئے نہ صرف غیر مسلموں کو نقصان پہنچاتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ اُن مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں جو ذی فہم آزاد خیالات کے مالک ہوتے ہیں۔اس لئے موجودہ خبریں اور مضمون اس بات کا ثبوت ہیں وہ قرآن شریف اورسنت کی کتنی تابعداری کرتے ہیں۔ اوریہی وطیرہ نبیِ کریم حضرت محمد کی زندگی کے آخری ایام میں بھی رہااوریہی حکم وہ اپنے پیروکاروں دے کر رخصت ہوئے۔

سورہ توبہ آیت ۲۹ میں یوں ارشاد ہوہے۔

قَاتِلُواْ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

ترجمہ

جو اہلِ کتاب میں سے خدا پرایمان نہیں لاتے اورنہ روزِآخرت پر یقین رکھتے ہیں اورنہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جوخدا اوراُس کے رسول نےحرام کی ہیں اور نہ دینِ حق کو قبول کرتےہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔(ترجمہ مولانا فتح محمد خان جالندھری)

سورہ توبہ کی آیت ۲۹ کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سورہ مسلمانوں کو لڑنے کیلئے اُکساتی ہے۔

- اول ۔ مشرک اوردہریوں سےلڑوں جواللہ وتبارک تعالیٰ اور روزِآخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔
- دوم۔اُن سے لڑوجو حضرت محمد کی دی ہوئی شریعت کی مزاحمت کرتے ہیں۔
- سوم۔ تمام غیر مسلم جو حضرت محمد کےنئے مذہب کی پیروی نہیں کرتے۔
- چہارم۔ اہلِ کتاب سے یعنی یہود اورعیسائی اُن سے اُس وقت تک لڑو جب تک وہ ۔

۱۔ مطیع نہ ہوجائیں۔
۲۔ جزیدہ ادا کریں ۔
۳۔ ذلیل ہوں۔

جہاد دوسرے اسلامی عقائد کو قبول کرنے سے زیادہ باور ہے۔ مسلمانوں کا یہ یقین اورایمان ہے کہ قرآن شریف کی یہ تعلیم ہے کہ جہاد میں لشکری طاقت بھی شامل ہے۔

سورہ انفال کی آیت ۶۰ میں یوں ارشاد ہوا ہے۔

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِه عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ

ترجمہ

" جہاں تک ہوسکے فوج کی جمعیت کے زور سے اورگھوڑوں کےتیار رکھنے سے اُن کے مقابلے کے لئے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اورتمہارے دشمنوں اوراُن کے سوا اورلوگوں پرجن کو تم نہیں جانتے اورخدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔اورتم جوکچھ راہِ خدا میں خرچ کروگے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اورتمہارا ذرا نقصان نہ کیا جائیگا"۔(ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)۔

بے شک جہاد ایک خطرناک عظم ہے اوراگرچہ لوگ اسے پسند نہ کریں تب بھی قرآن شریف اُنہیں لڑنے پر اکساتی ہے۔

سورہ بقرہ آیت ۲۱۶میں یوں ارشاد ہوا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّواْ شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ

ترجمہ

مسلمانو! تم پر خدا کے رستے میں لڑنا فرض کردیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو۔ اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور اُن باتوں کو خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)۔

یہاں ہم اپنے قارئین کی خدمت صحیح البخاری کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ کا ترجمہ اردو میں پیش کرتے ہیں۔

" صحیح البخاری کے دیباچہ میں یوں مرقوم ہے" سعودی عرب کی مکہ کی ایک مسجد کہ شیخ عبداللہ بن محمد بن حامدہمیں فرماتےہیں" لڑنا" نا پسندیدہ بات ہے کیونکہ اس سے تباہی ،نقصان اورجنگ کا خوف ہوتا ہے۔ یہ صاف عیاں ہے کہ اگر جہاد صرف اس لئے کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جائے تو پھر اُس میں کوئی تباہی نہ ہوتی"۔

گوکہ" لڑنا" فطرتاً ناپسندیدہ چیز ہے کیونکہ اس سے قتل وغارت ہوتی ہے،لوگوں کو غلام بنایا جاتا ہے، لوگ زخمی ہوتے ہیں ۔ مال واسباب کو لوٹا جاتا ہے ملک کی تباہی ہوتی ہے خوف وحراس پھیلتا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا اجر رکھا ہوا اِس اچھے کام کیلئے جس کے بارے میں انسانی روح قیاس بھی نہیں کرسکتی"۔

جہاد کرنے کا سب سے بڑا ثواب یہ ہے کہ اِس سے اَزلی نجات ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ دوسرے اعمالِ صالح یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے سے اَزلی فرحت تو ملتی ہے مگر جنت کی یقین دہانی نہیں ہوتی۔ قرآن شریف یہ وضع کرتی ہے کہ یہ باعثِ برکت والی بات ہے کہ مساجد کی رونق وآبادی کو برقرار رکھیں، نماز کے پابند ہوں، زکوات دیں اوراللہ سے ڈریں، حاجیوں کو پانی پلائیں ۔ بہر صورت یہ تمام اعمالِ صالح اللہ تعالیٰ کے مصمم مقصدِ جہاد کے یکساں نہیں ہیں۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ،ہجرت کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کا بہت بڑا رتبہ ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ وتبارک تعالیٰ کی طرف سے

نجات، بڑی خوشی اورایسے باغات پائیں جہاں اُن کیلئے ہمیشہ نعمتیں ہی نعمتیں ہونگی اوروہ ہمیشہ کیلئے اللہ وتبارکٔ تعالیٰ کے ساتھ رہینگے۔

سورہ توبہ کی آیت ۱۸ سے ۲۲میں ارشاد ہوا ہے۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللّهَ فَعَسَى أُوْلَـئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ يَسْتَوُونَ عِندَ اللّهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

ترجمہ

" خدا کی مسجدوں کوتو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جوخدا پر اورروزِقیامت پر ایمان لاتے اورنماز پڑھتے اورزکوات دیتے ہیں اورخدا کے سوا کسی سی نہیں ڈرتے یہی لوگ اُمید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل ہوں۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اورمسجد محترم یعنی خانہ کعبہ کوآباد کرنا اس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے۔ جوخدا اورروزِآخرت پر ایمان رکھتا ہے اورخدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے، یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اورخدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ اورجولوگ ایمان لائے اوروطن چھوڑگئے اورخدا کی راہ میں مال اورجان سے جہاد کرتے رہے خدا کے ہاں اُن کے درجے بہت بڑے ہیں۔ اوروہی مراد کوپہنچنے والے ہیں۔ اُن کا پروردگاراُن کواپنی رحمت کی اورخوشنودی کی اوربہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں اُن کیلئے نعمت ہائے جاودانی ہے۔ اور وہ اُن میں ابدالآباد رہیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کے ہاں بڑا صلہ تیار ہے۔

مسلمان قرآن شریف کے ساتھ بہت فرمانبردارہیں۔ اُس کے اُس حکم کی بجاآوری کرتے ہیں جسے "جہاد" کہا جاتا ہے۔ وہ اِس بلوائے کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس حکم کی اطاعت سے مسلمانوں کے معاشرتی اورسیاسی کردارپر اثرپڑتا ہے۔ اوراِس طرح قرآن وسنت کے فرمان کی پیروی ہوتی ہے۔ تاہم یہ جائے تعجب نہیں کہ سچا دینِ اسلام امن وسلامتی کا دین نہیں ہوسکتا۔ مگر چھٹے ارکان یعنی جہاد کی پیروی کرنا لازم وملزوم ہے۔ اوریہ جنت کی راہ میں بہت بلندوبالا اورمتعین راستہ ہے۔

پیشن گوئی

منجئی عالمین سیدنا عیسیٰ نے یہ پیشن گوئی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب دینی لوگ سیدنا عیسیٰ سلام وعلینہ کے پیروکاروں کوموت کے گھاٹ اُتاریں گے اوریہ سوچیں کہ ہم ذاتِ باری تعالیٰ کی رضا کو پورا کررہے ہیں۔اسلامی جہاد اورشریعت الحاد، سیدنا عیسیٰ مسیح کے اُن مبارک الفاظوں کی تکمیل ہے۔

انجیل شریف میں سیدنا عیسیٰ یوں فرماتے ہیں۔

" لوگ تم کو عبادتخانوں سے خارج کردیں گے بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرے گا وہ گمان کرے گا کہ میں پروردگارکی خدمت کرتا ہوں"۔(انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع ۱۶ آیت ۲)۔

مسلمان ہونے کی فضیلت

قرآن شریف وضع طورپر بیان کرتا ہے کہ مسلمانوں کو تمام نوع انسانی پر فضیلت حاصل ہے۔ قرآن شریف میں مرقوم ہے " تم بہترین اُمت ہو" قرآن شریف متواتر یہ بیان کرتا ہے کہ مسلمان جانتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اورغلط کیا۔تاہم مسلمان فطرتی طورپریہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اعلیٰ برتاؤ کے لائق ہیں کیونکہ پروردگارِعالم نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں بہتراورزیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ اُن کا یہ یقین ہے کہ اُن کی فضیلت لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ہے۔ مزید برآں قرآن شریف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اہل کتاب کے لوگ یعنی(یہود اورعیسائی) گمراہ اور منحرف ہیں۔ اسلام نقطہ نظر سے یہ بات منطقی ہے کہ مسلمان جودوسری دنیا کی اُمتوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر اورعلم رکھتے ہیں وہ اہلِ کتاب پربالا فضیلت رکھتے ہیں کیونکہ قرآن شریف کے مطابق وہ گمراہ اورمنحرف ہیں۔

چنانچہ سورہ آلِ عمران کی آیت ۱۱۰ میں یوں مرقوم ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ

ترجمہ

مومنو!جتنی اُمتیں یعنی قومیں لوگوں میں پیدا ہوئیں تم اُن سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اوربُرے کاموں سے منع کرتے ہو اورخدا پر ایمان رکھتے ہو اوراگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تواُن کیلئے بہت اچھا ہوتا ۔ ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں لیکن تھوڑے اوراکثر نافرمان"۔

دینی تکبر

بہرصورت یہ بہت ہی دانشمندانہ غوروفکرکی بات ہے جوکہ سیدنا عیسیٰ مسیح نے اسلامی ہٹ دھرمی اورتکبرکا تخمینہ کرتے ہوئے کہی، وہ فرماتے ہیں۔

سیدنا عیسیٰ نے بعض ایسے لوگوں کو جو اپنے آپ کو تو متقی اورپرہیزگار سمجھتے تھے لیکن دوسروں کو ناچیز جانتے تھے یہ تمثیل سنائی: دوآدمی دعا کرنے کے لئے بیت اللہ میں گئے۔ایک دینی عالم تھا اوردوسرا محصول لینے والا ۔ دینی عالم نے کھڑے ہوکر دل ہی دل میں یوں دعا کی: اے پروردگارِعالم میں آپ کا شکرکرتا ہوں کہ میں دوسرے آدمیوں کی طرح نہیں ہوں جو لٹیرے ،ظالم اورزناکارہیں اوراس محصول لینے والی کی مانند بھی نہیں ہوں۔ میں ہفتہ میں دوبارروزہ رکھتا ہوں اوراپنی ساری آمدنی پر عُشر اداکرتا ہوں ۔ لیکن اس محصول لینے والے نے جو دورکھڑا ہوا تھا اتنابھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا :پروردگارمجھ گنہگارپر رحم کریں۔ میں تم سے کہتا ہوں یہ آدمی اس دوسرے سے خدا کی نظر میں زیادہ مقبول ہوکر اپنے گھر گیا کیونکہ جوکوئی اپنے آپ کوبڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اورجواپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑاکیا جائے گا۔(انجیل شریف راوی حضرت لوقا رکوع ۱۸آیت ۹سے ۱۴)۔

خاموشی

بہت سے ایسے مسیحی ہیں جو منجئی عالمین سیدنا مسیح کے مبارک الفاظ کی تابعداری کرتے ہوئے قید کو بھگت رہے ہیں۔ منجئی عالمین سیدنا مسیح نے اپنے پیروکاروں کو یہ حکم دیاکہ دنیا میں جائیں اورانجیل شریف کی تبلیغ کریں۔

"آپ نے ان سے فرمایا تم تمام دنیا میں جاکرساری خلق کے سامنے انجیل کی تبلیغ کرو"(انجیل شریف راوی حضرت مرقس رکوع ۱۶آیت ۱۵)۔

بہر صورت بہت سی اسلامی حکومتوں نے سیدنا مسیح کے بہت سے پیروکاروں کو صرف اسی حکم کی بجاآوری کرنے کی وجہ سے قید میں ڈالا۔ اس لمحہ بھی بہت سے ایسے عاشقانِ مسیح ہیں جو قید میں ہیں اوراُن کا جُرم صرف اتنا تھا کہ وہ انجیل شریف کی تبلیغ برادرانِ اہل اسلام میں کررہے تھے۔ اگرکوئی مسلمان عیسائی بن جاتا آیا مرد ویازن اس کو ترکِ مسیحیت کرکے دوبارہ مسلمان بننا ہے۔ ورنہ اُنہیں اسلام سے مرتد قرارکرکے سزادی جاتی ہے۔

ہم اپنے قارئین کی خدمت میں ایک انگریزی اخبار کے اقتباس کا ترجمہ ہدیہ نظرکرتے ہیں۔

" طالبان نے کہا کہ اُنہوں نے آٹھ غیرملکی رکن سے یہ اعتراف کروایا ہے وہ بہت سے مسلم خاندانوں کو مسیحیت کی تعلیم دیتے تھے۔ اورطالبان کے قانون کے مطابق تبدیلِ مذہب کی سزا یہ ہے کہ اُن مسلم افغانیوں کوسزائے موت دی جائے اوراُن غیرملکیوں کو قید میں ڈالا جائے"

Associated Press August. 8.2001

مغربی اسلامی تنظیمیں بہت بڑے بڑے دعوے کرتی ہیں کہ اسلام انسانی حقوق کی عزت کرتا ہے۔ مگراُن میں سے بہت سی اسلامی تنظیمیں ان بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے حوالے سے جواسلامی مملکیت میں وقوع ہوتی ہیں خاموشی اختیارکئے ہوئے ہیں۔ تاہم اگراُنہوں نے خاموشی اختیارکررکھی ہے تودوسروں کیلئے یہ لازم ہے کہ وہ آوازبلند کریں اوراِن اسلامی جرائم کے حوالے سے خاموشی اختیارنہ کریں جواللہ اوردین کے نام میں ہوتی ہیں۔

دینی جبرباقی تمام مظالم سے زیادہ بدتر ہے۔ کیونکہ دینی مستعدوں کا یہ یقین ہے کہ اُن کو جنت کا یقین دلانے کیلئے ظلم کرنا روا ہے۔ یہ روحانی اندھے ہیں جویہ سوچتے ہیں کہ دینی جبرکرنے سے اللہ کی الہٰی رضا حاصل ہوتی ہے۔اکثروپیش تروہ بلوہ اوردست درازی کرتے ہیں کیونکہ اُن کی یہ شدید خواہش ہوتی ہے کہ مسلمان مرتدکو مارکر اُنہیں اللہ کی ازلی رضا حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جج اوروکلاء جوقانونی اقدام اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اُن کوبھی شدت پسند مسلمانوں سے اپنی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ شدت پسند مسلمان مرتد کا خون کرنا چاہتے ہیں ۔ درحالیکہ اُن عاشقانِ مسیح کیلئے جوسیدنا مسیح کے پیاراورفرمانبرداری کی خاطر اسلامی زندانوں میں قید بھگت رہے ہیں ۔مذہبی شدت پسند ہوتے ہوئے یہ کہناکہ " انہیں واپس بھیج دو" اُن کیلئے ناممکن سی بات ہے۔